

جنوبی افریقہ کے مسلمان

ارباب احمد ثبات صاحب

باعظم افریقہ کے اقصی الجنوب میں جنوبی افریقہ کا (ساؤتھ افریقہ) ملک واقع ہے اس کا رقبہ تقریباً پانچ لاکھ مربع میل ہے مورخین کے قول کے مطابق یورپین قومیں ۱۶۵۲ء مغربی طرف سے آئیں اور حبشی اقوام شمال کی طرف سے آکر آباد ہوئیں اور بعض حبشی قومیں پہلے سے آباد تھیں ہندی قومیں ۱۸۶۰ء مزدورانہ حیثیت سے لائی گئیں اور اس کے بعد صوبہ گجرات سے بعض قومیں تاجرانہ حیثیت سے آکر آباد ہوئیں اور ان سب کے اختلاط سے ایک دوسری قوم جو کلر دکھلاتی ہے ہستی میں آئی۔

حبشی ایک کروڑ دس لاکھ ہیں جن میں کھوٹے مسلمان ہیں جو مشرقی افریقہ سے یہاں کام کرنے آئے ہیں اور بعض یہاں اسلام قبول کرتے ہیں۔ یورپین چالیس لاکھ۔ ملائی کچھ ہزار (جو ملایا سے غلام حیثیت سے لائے گئے تھے) کلر و پندرہ لاکھ اور ہندی چھ لاکھ ہیں ہندی میں مسلمان بھی ہیں اور ہندو بھی۔ تقریباً چار حصہ ہندو ہیں اور ایک حصہ مسلمان۔ ہندوؤں میں زیادہ تر سدراہی علاقہ سے ہیں اور تقریباً ایک تہائی دہلی بہار وغیرہ علاقے سے آئے ہیں جو نکر یہ لوگ کلکتہ بزرگاہ سے آئے ہیں اس لیے کلکتہ اور ہندوستانی کہلاتے ہیں۔ گجرات کا کھٹیا وارڈ کے ہندو بنیا کہلاتے ہیں۔ سدراہ کے بہت سے ہندو عیسائی ہو گئے ہیں۔ مسلمانوں میں اکثریت حیدرآباد کے مسلمانوں کی ہے گجرات کے بوہرہ (سنی) اور کھٹیا وارڈ کے مہمن ہیں۔ گجرات کا کھٹیا وارڈ کے علاوہ تمام قومیں اپنے آبائی وطن سے بالکل انجان ہیں۔ کوئی رشتہ تعلق باقی نہیں ہے۔

جولائی ۱۹۷۲ء

۵۵

اور نہ دل چپا ہے۔ یہ تمام قومیں اسی کو اپنا وطن سمجھتی ہیں۔ اور یہاں جینا مرنا پسند کرتی ہیں۔ یورپیوں اور حبشیوں میں بہت سی لڑائیاں ہوئیں۔ یورپین غالب آئے انکی حکومت قائم ہو گئی اور اب تک قائم ہے لیکن دنیا کے تغیر اور تبدل سے حبشیوں کو انکے علاقے میں دستوری حکومت (یورپیوں کے زیر سایہ) دینا شروع کیا ہے۔ ہندی مزدورانہ حیثیت سے آئے مزدوری کا عہد پانچ برس پورا کرنے کے بعد آزاد کر دیئے گئے بہت سے اسی کاموں میں ہیں۔ بعضے زمیندار ہو گئے اور بعضے تاجر۔ گجرات، کاٹھیاواڑ کے ہندی اصل سے تجارت میں ہیں اور زیادہ تر انہیں کا قبضہ ہے۔ ہندیوں کو انکی آبادی ...، دلتے ٹاؤنوں (آبادیوں) میں ممبری کا حق ملا ہے اور مرکزی شاؤرنی کمیٹی بھی پچیس ممبروں کی بنائی ہے۔ صوبائی اور مرکزی حکومت میں نہ انکی نمائندگی ہے اور نہ آواز۔

اس ملک کو اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص نعمتوں سے نوازا ہے سونا ہیرے لوہا کوئلہ وغیرہ معدنیات بڑے پیمانے پر نکالے جاتے ہیں موسم معتدل ہے اس لیے زراعت بہت کامیابی کے ساتھ کی جاتی ہے یورپین قوموں نے محنت و کوشش سے تعلیم اور سائنس کی روشنی میں حذا داد قابلیت کے ساتھ اس ملک کو بہت آباد، شاداب اور خوش حال بنا کر اس ملک کو رشکِ ارم بنادیا ہے اور جانفشانی اور فیاضی سے دن بدن آبادی میں اضافہ کر کے افریقہ کا سب سے آباد سب سے خوشحال اور ترقی یافتہ اور سب سے مضبوط طاقتور ملک بنادیا ہے اور یہ مبالغہ نہ ہوگا کہ آج کے زمانہ میں اگر امریکہ کے برابر نہیں تو اس کی صف میں تو ضرور کھڑا رہ سکتا ہے۔

یہ بات ظاہر ہے کہ آج کی دنیا کے ماشدہ یورپین قومیں ہیں گو کہ انہوں نے ایشیا اور افریقہ کو آزاد کر دیا ہے لیکن زندگی کی ضروریات میں بالخصوص سائنس میں ایشیا اور افریقہ ان کے دستِ نگر ہیں۔ اس ملک کو یورپیوں نے اپنی والہانہ کوششوں سے صرف آباد اور مضبوط ہی نہیں بنایا بلکہ اپنے اثر و اقتدار سے حبشی اور ہندی قوموں

کی کایا پلٹ دی ہے گو کہ یہ ملک افریقہ کا حصہ ہے مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یا تو یورپ کا حصہ ہے یا امریکہ کا کنارہ ہے۔ برہمن قوم بچپن ہی سے تعلیم تربیت نہایت کوشش انہماک اور جانفشانی سے کرتی ہیں۔ بلند ہمتی عالی ہوشی، مہمزدی، ظاہری دھندلاری، انصاف، قوم و وطن کے لیے ہر قسم کی قربانی کرنا، اپنے حصول مقصد میں جان و مال کی پرواہ نہ کرنا، نمود نام آوری میں جان کھپانا، وقت کی پابندی، قوانین کی تاحداری اپنی مثال آپ ہیں ہمارے ہندی قوم کے آبا و اجداد سیدھے سادے بھولے بھالے ان پڑھ تھے۔ مدراس کا مزدور اور گجرات کا تاجر اس میں برابر تھے لیکن ان کی اولاد آج وکیل، ڈاکٹر، ریس، ٹیچر، کلرک، غیر نامور تاجر بڑے بیوپاری، فیکٹری اور کارخانہ جات والے کھیتی ہو گئے ہیں یورپیوں حبشیوں اور ہندیوں کے سکول الگ الگ ہیں مگر بچپن ہی سے وقت کی پابندی اصول کی تاحداری سرداروں کی اطاعت، قوانین ملک کی رعایت انسانیت کی خیر خواہی کھلائی جاتی ہے اولوالعزمی شغف جانفشانی محنت عرق ریزی ان کا خمیر ہوتا ہے نام نمود آوری اور حصول مادیات ان کی طبیعت بن جاتی ہے۔ بڈل ایٹ (مشرق وسطی) اور ہندوستان کی میری مسافری میں یہ فرق صاف صاف نمایاں معلوم ہوتا تھا ہندی قوم چونکہ طبعاً عقل و ذکا، اور وفاداری میں دوسری قوموں سے بڑھی ہوئی ہے طبعی اثر قبول کر لیتی ہے اس لیے تعلیم تربیت اور ماحول کے اثر سے اس کی اصلیت، شرفیت سے "عزیت" اور "روحانیت" سے "مادیات" میں تبدیل ہو چکی ہے سکولوں کی پابندی تو عام ہے لیکن تجارت میں اوقات کی پابندی کارخانوں میں علی الصبح ہندی جواں لڑکے لوکیں سرعت اور پابندی سے جاتی ہیں اور ان کی روزانہ زندگی اور کاروبار میں اسی تعلیم تربیت اور ماحول کا اثر ہے اور یہی سب وہ عمل ہے جس سے روزی میں فراخی معیشت اور معاشرہ کے طریقوں میں تنوع اور جدت اور بہت بڑھتا ہے۔ زیادہ ہے رہائش دزیائش کے حصول میں کوشش اور شغف خور و نوش نہیں وغیرہ میں

تنوع مادیت کے حصول میں اپنی پوری کوشش خرچ کرتے ہیں اور ساتھیوں سے میل جول میں ہمہ تن کوشاں رہتے ہیں۔ یہی وہ سبب ہے کہ جب یہاں کا ہندی اپنے مادر وطن جابا کرتا ہے تو اس کو ہر چیز نئی اور انوکھی اور انسان بھی دوسری دنیا کا انسان معلوم ہوتا ہے۔ الغرض یہاں کا ہندی اپنے آباء و اجداد جیسا ہندی نہیں ہے بلکہ اکل و شرب لبس و زینت گفتار و رفتار بود و باش معاش و معاشرہ میں پورا مغربیت سے بھر سکا ہے اور الناس علیٰ ادین ملوکھھ کی جیتی جاگتی تصویر ہے۔ اصول مغربیت کے مطابق لڑکے لڑکیاں ساتھ مخلوط تعلیم حاصل کرتے ہیں کارخانوں میں ساتھ کام کرتے ہیں سینما کھیل کود سیر و تفریح سب کا جز و زندگی ہے کانفرنسوں و ملاقاتوں میں ساتھ کام کرتے ہیں۔ اس بنا پر یہاں کا ہندو نہ تو کڑا مہاسماجی ہندو ہے اور نہ مسلمان پکا سرحدی مسلمان بلکہ سب کے مد نظر حصول مادیت ہے۔ بدنی اعضاء ہونٹ، ارجحاز، پلک، مہوں، سر کے بال آگے اور پیچھے کا حصہ وغیرہ سب کو خصوصیت سے زیادہ خوبصورت بنانا اور لباس الیا پہننا جس میں بدن زیادہ جھلکے اور سیان زیادہ بڑھے۔ مکانوں کی سجاوٹ، حصول مال و صباہ و تفریح قلب منتہا نظر مقصود ہے۔ با اوقات لوگوں کو اکل و شرب سے زیادہ کوسٹیک (پاؤڈر کریم عطر وغیرہ) میں خرچ کرتے دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ ستمبر ۶۷ء میں دربن فٹ بول ٹیم کی جو ہانسبرگ ٹیم کے ساتھ میچ جو ہانسبرگ میں ہوا۔ دربن سے جو ہانسبرگ جا رہا سو میل سے زیادہ دور ہے۔ کھلاڑی سب یورپین تھے۔ ہندیوں کو یورپیوں کے ساتھ کھیلنے کا قانوناً حق نہیں ہے۔ صرف دیکھنے کے لیے اور اپنی طبی دل چسپی کے لیے جو ہانسبرگ جانا چاہتے تھے۔ پندرہ سو ٹکٹ آئے اور کب گئے پھر اور زیادہ دو سولے ان کی خریداری کے لیے دو ہزار ہندی جمع ہو گئے۔ قریب تھا کہ طوفان مچ جاتا۔ دیکھنے کے لیے خاص عزت و راحت کی جگہ نہیں ہوتی۔ صرف دیکھنے کے لیے اتنا لمبا سفر کیا۔

مزید برآں ٹکٹ نہ ملنے کے باوجود مزید پندرہ سو اور پہنچ گئے۔ عورتیں بھی گئیں۔ موٹر کے
 اکیڈم میں دو موتی بھی ہوئیں۔ بس وغیرہ کے حادثوں میں کئی زخمی ہوئے۔
 قیاس کن نوگلتاں سن بہار مرا

اللہ کے فضل و کرم سے ہر مسلم بستی میں مساجد و مدارس ہیں علماء و اساتذہ الہ و
 مبلغین کی حضرات سے مسلمان مسلمان تو ہے۔ بستی کے تناسب کے اعتبار سے یہاں کے
 مسلمان خصوصاً جوان طبقہ اور رچے میں دنیا میں رکوڑ ہے اور اپنی اولاد کو اعلیٰ
 دینی تعلیم دینے کے لیے ہندوستان بہت کافی تعداد میں بھیج رہے ہیں لیکن دینی
 تعلیم دن بدن کمزور ہو رہی ہے بعض عربی زبان دانوں کے شوق میں قرآنی تعلیم کھو رہے
 ہیں یہاں زبان انگلش ڈچ اور زولو ہے سب کا رو بار اسی میں موتا ہے ایسے
 گجراتی اردو زبان ختم ہو گئی ہے بہت سے مدراس میں انگلش میں مسائل سکھائے جاتے
 ہیں۔ کھوڑی بہت اردو پڑھتے ہیں وہ مدرسہ جھوڑنے پر استاد کو واپس کر کے آجاتے
 ہیں۔ ملائی مسلمان خور و نوش لباس و زینت رہائش و زیبائش سیر و تفریح تمام
 اصول زندگی میں پورا مغربیت میں تبدیل ہو چکا ہے۔ ان میں نوبت یہاں تک پہنچ گئی
 ہے کہ ایک داماد مسلمان دوسرا ہندو تیسرا عیسائی ہے۔ رفتار زمانہ سے معلوم ہوتا
 ہے کہ چونکہ ہندی مسلمان اسی رو میں بہہ رہا ہے اس لیے اس کا انجام بھی وہی ہوگا
 یہاں قانوناً یورپیوں کے ساتھ مائکت وغیرہ منح ہے۔ یہ اللہ کا فضل و احسان
 ہے ورنہ کب سے ہماری ہندیت اور اسلامیت ختم ہو جاتی۔ یہاں ہندو مسلمان لڑکے
 لڑکیاں سب ساتھ تعلیم حاصل کر رہے ہیں تعلیم اور زیادہ عام اور اعلیٰ بنائی جا رہی
 ہے۔ عورتیں کارخانوں دکانوں اور زندگی کے تمام شعبوں میں حصہ لے رہی ہیں پہلے
 ہندی جہاں جاتے رہ سکتے تھے لیکن ہندیوں کے لیے الگ شہر بنائے جا رہے ہیں
 ہندو مسلمان سب ساتھ بود و باش کر رہے ہیں اخبار و رسائل ہر روزانہ کی زندگی

ریڈیو جز ولائینک ہے سینا کوئی عیب نہیں ہے اس اثر میں مسلمان اولاد میں اسلام اور دوسرے مذاہب سے فرق اٹھاتا ہے۔ سب مذاہب میں برابر ہیں صرف اسلام ہی سچا مذہب نہیں ہے آخرت کی نجات اور قبولیت اعمال کے لیے صرف اسلام شرط نہیں ہے۔ مسلمان عورت اپنا لباس بدل چکی ہے تنگ و باریک نیم عریاں لباس عام ہو رہا ہے۔ محفل رقص و سرود میں شرکت انتخاب حسینہ اور انتخاب خوبصورتی لباس میں شرکت مسلمانوں میں عام ہو رہی ہے اور ان باتوں کو اسلام کے خلاف نہیں سمجھا جاتا اپنا شوہر خود پسند کرتی ہے۔ بلکہ تلاش کرنا بھی شروع کر دیا ہے۔ نکاح سے پہلے منگیت کے ساتھ آزادانہ اختلاط عام ہو رہا ہے۔ روک تھام بسا اوقات سنگنی ٹوٹنے کا باعث ہو جاتا ہے۔ ہنی مون (شبِ وصال) گھروں کے بجائے ہوٹلوں میں ہو رہا ہے اس سے زیادہ یہ ہے کہ ہندی مسلمان اپنا سورتی، مین، سیٹ، حیدر آبادیت و قبائلیت تو کھو چکا ہے لیکن اب مسلمان لڑکے لڑکیاں ہندو مسلمان کا فرق بھی اٹھا رہی ہیں۔ بہت سے مسلمان لڑکے لڑکیاں ہندو لڑکا لڑکی پسند کرتی ہیں اور ہندو بن کر ہندو مذہب کے موافق نکاح کرتی ہیں یا گورمنٹ کے قانون کے موافق نکاح رجسٹرڈ کرالیتی ہے یا بغیر نکاح کے ایسے ہی ساتھ رہتے ہیں ماں باپ اور قوم کی ناراضگی اور احتجاج بے سود ہوتا ہے پسند کی عورت اور نکاحی زندگی مغربیت میں تبدیل ہو رہی ہے۔ سودی لین دین عام ہے خود کشی بڑھ رہی ہے گھوڑ دوڑ عام ہے شراب نوشی اور عام ہو رہی ہے اور اس کی تجارت کا پروانہ بھی ہندی کو مل رہا ہے الغرض معاشرہ مغربیت میں تبدیل ہو رہا ہے۔ یہ حالات صرف جنوبی افریقہ کے نہیں ہیں بلکہ ہر اس ملک کے ہیں جہاں مسلمان یورپنی قوموں کے زیر اثر رہتے ہیں۔ چنانچہ مغربی جہاز میں ایک مسلمان اپنے مہان سے تعارف کراتے ہوئے کہتے ہیں کہ میرے بیٹے مغربی مسٹر نائٹڈ ہیں۔ دینی تعلیم کی کتابیں انگلش میں بہت کم ہیں

لہذا ضرورت ہے کہ عقل و نقل کی روشنی میں انگلش میں کتابیں شائع کی جائیں کہ اسلام کیا مذہب ہے؟ دوسرے مذاہب سے کیا تعلق ہے؟ اسلامی تہذیب کچھ معاشرہ کیا ہے؟ مسلمان دوسرے مذاہب والوں کے ساتھ کہاں تک مخالفت کر سکتا ہے؟ غیر مسلموں کو اپنے گھر لانا۔ اس کے گھر جانا کیا ہے؟ غیر مسلموں کے ساتھ نکاح کرنا کیا حکم کیا ہے؟ مسلم عورت کا ستر کیا ہے؟ لباس کیا ہے؟ سینا رقص و سرود اتھا؟ حسینہ میں شرکت، نکاح سے پہلے منکبیر کا حکم و اسلامی اخلاق و تہذیب معاشرہ کیا ہے؟ مغربی تہذیب کے مطابق محبت کرنے کے بعد نکاح کرنا کیا ہے؟ اسلامی تہذیب اور مغربی تہذیب میں کیا فرق ہے؟ یہ تمام امور وضاحت کے ساتھ رازی و غزالی کے فلسفوں میں تفصیل سے بیان کیے جائیں۔

بعض باتر صاحب خیر کتاب کو انگریزی میں ترجمہ کر اگر چھپوا کر ثانوی درجہ کے لصاب میں داخل کرانا چاہتے ہیں اس عظیم الشان تبلیغی خدمت کی طرف ارباب علم و فضل اہل فہم و فراست صاحب تحقیق و بصیرت حضرات کو دعوت دیکھائی؟
ابن کار از تو آید و مردان چنی کنند

اے اللہ! یضیع اجر المحسنین

ندوة المصنفین دہلی

۱۹۷۲ء کی مطبوعات

۱۹۷۲ء کی مطبوعات

- ۱۔ تفسیر اردو جلد دہم مجلد ۱۲۔۔۔
- ۲۔ بیاری اور اسکا روحانی علاج ۱۱۔۔۔
- ۳۔ خلافت راشدہ اور سنیوتان ۹۔۔۔
- ۴۔ ابو بکر صدیق کے سرکاری خطوط ۷۔۔۔
- ۵۔ قواعد و ضوابط کی کاپی اور فہرست المصنفین

- ۱۔ تفسیر مظہری اردو جلد نہم مجلد ۱۷۔۔۔
- ۲۔ حیات مولانا سید عبدالحی ۱۱۔۔۔
- ۳۔ احکام شریعہ میں حالات و ۹۔۔۔
- زمانہ کی رعایت مجلد ۱۰۔۔۔
- ۴۔ ماثر و معارف ۱۰۔۔۔

ندوة المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی